# آسان اُصُولِ فِقہ

اصول فقہ کے مبادی کو
آسان اور سلیس اردو زبان میں
ذہن نشین کرانے کی بے مثال کتاب

تألیف
مولانا محمد محی الدین

مکتبۃ البشریٰ
کراچی - پاکستان

علم اُصول فقہ کی ابتدائی کتاب

# آسان اُصولِ فقہ

اصول فقہ کے مبادی کو
آسان اور سلیس اردو زبان میں
ذہن نشین کرانے کی بے مثال کتاب


تالیف

مولانا محمد مُحی الدّین



مکتبۃ البشریٰ
للطباعۃ والنشر

شعبہ نشر واشاعت
چودھری محمد علی چیریٹیبل ٹرسٹ (رجسٹرڈ)
کراچی پاکستان

کتاب کا نام : آسان اُصولِ فقہ

مؤلف : مولانا محمد محی الدینؒ

تعدادِ صفحات : ۹۶

قیمت برائے قارئین : =/۳۵ روپے

سنِ اشاعت : ۱۴۳۱ھ/ ۲۰۱۰ء

اشاعت جدید : ۱۴۳۲ھ/ ۲۰۱۱ء

ناشر : مكتبة البشرىٰ

چودھری محمد علی چیریٹیبل ٹرسٹ (رجسٹرڈ)

Z-3، اوورسیز بنگلوز، گلستان جوہر، کراچی۔ پاکستان

فون نمبر : +92-21-7740738، +92-21-34541739

فیکس نمبر : +92-21-4023113

ویب سائٹ : www.maktaba-tul-bushra.com.pk

www.ibnabbasaisha.edu.pk

ای میل : al-bushra@cyber.net.pk

ملنے کا پتہ : مكتبة البشرىٰ، کراچی۔ پاکستان +92-321-2196170

مكتبة الحرمين، اردو بازار، لاہور۔ پاکستان +92-321-4399313

المصباح، ۱۶۔ اردو بازار، لاہور۔ +92-42-7124656, 7223210

بك لينڈ، سٹی پلازہ کالج روڈ، راولپنڈی۔ +92-51-5773341,5557926

دارالإخلاص، نزد قصہ خوانی بازار، پشاور۔ پاکستان +92-91-2567539

مكتبه رشيديه، سرکی روڈ، کوئٹہ۔ +92-91-2567539

اور تمام مشہور کتب خانوں میں دستیاب ہے۔

ہے، اور ہدیہ میں اعزاز و محبّت کا پہلو ہے اور لینے والا اور دینے والا اس کو باعثِ فخر سمجھتے ہیں۔
مجازِ مرسل میں چوبیس علاقۂ صوریہ ملتے ہیں۔

۱۔ دو چیزیں باہم سبب و مسبب ہوں تو علاقۂ سببیت ہوتا ہے، اس صورت میں سبب کا مسبب پر اور مسبب کا سبب پر اطلاق کبھی ہوتا ہے، جیسے: مَطَرٌ (بارش) اور نَبَاتٌ (سبزہ) کہ بارش سبزہ کے لیے سبب ہے اور سبزہ مسبب ہے یہ جائز ہے کہ مَطَرٌ کو بول کر نَبَاتٌ مراد ہو۔

۲۔ مسبب کا اطلاق سبب پر بھی جائز ہے، جیسے: خَمْرٌ (شراب) مسبب ہے اور عِنَبٌ (انگور) سبب ہے تو خمر کا اطلاق عنب پر ممکن ہے ﴿اِنِّيۤ اَرٰىنِيۤ اَعۡصِرُ خَمۡرًا﴾[1] ''میں خود کو شراب نچوڑتا ہوا دیکھ رہا ہوں'' یعنی انگور نچوڑتا ہوا۔

۳۔ کبھی دو چیزوں میں تعلّق جزو و کُل کا ہوتا ہے۔ ایک شئے کُل ہے دوسرا جزو ہے تو وہ لفظ کُل کے لیے حقیقت ہے جزو پر بولا جاتا ہے، جیسے: إصبع (انگلی) سے انگلی کی نوک (پور) مراد لینا جائز ہے: ﴿يَجۡعَلُوۡنَ اَصَابِعَهُمۡ فِيۡۤ اٰذَانِهِمۡ﴾[2] ''اپنی نگلیاں کانوں میں دے رہے ہیں'' (یعنی انگلیوں کی نوک)۔

۴۔ جزو کا اطلاق کُل پر ہوتا ہے، جیسے: رَقَبَةٌ (گردن) کا اطلاق پوری ذات پر ہوتا ہے: ﴿تَحۡرِيۡرُ رَقَبَةٍ﴾[3] ''ایک پورا غلام آزاد کرنا''

۵۔ دو چیزوں میں تعلّق لازم و ملزوم کا ہو، ملزوم کا اطلاق لازم پر ہوتا ہے، جیسے: نَاطِقٌ (بولنے والا) اور دلالت نطق کا لازم ہے نطق سے دلالت مراد لینا جائز ہے، جیسے: كُلُّ شَيۡءٍ نَاطِقٌ بِوُجُوۡدِ الۡبَارِئ ''ہر چیز وجود باری جَلَّ جَلَالُہٗ پر دلالت کرتی ہے'' تو ناطق سے دال مراد ہے بولنا مراد نہیں ہر چیز کی زبان نہیں ہے۔

---

[1] یوسف: ۳۶ [2] بقرہ: ۱۹ [3] مائدہ: ۸۹

٦۔ لازم کا اطلاق ملزوم پر بھی ہوتا ہے، جیسے: شَدُّ الْإِزَارِ (تہبند مضبوط باندھنا) اِعْتِزَالُ مِنَ النِّسَاءِ (جماع سے باز رہنا) کا لازم ہے، تو شَدُّ الْإِزَارِ سے مجامعت سے پرہیز مراد لینا جائز ہے۔ حدیث شریف میں ہے حضور اقدس ﷺ رمضان مبارک کے اخیر عشرہ میں شَدُّ الْمِئْزَرِ ''تہبند کس لیا کرتے'' مجامعت سے باز رہتے۔[1]

٧۔ دو چیزوں میں مقید و مطلق کا تعلّق ہو مقید کا اطلاق مطلق پر کرنا جائز ہے، شَفَرُ (اونٹ کا ہونٹ) کا استعمال کسی بھی مطلق شَفَرُ (کسی بھی جاندار کے ہونٹ) پر جائز ہے۔

٨۔ مطلق بول کر مقید مراد لے لینا، جیسے: اَلْیَوْمَ سے یومِ قیامت مراد ہے: ﴿لِمَنِ الْمُلْكُ الْيَوْمَ﴾[2] ''آج سلطنت کس کی ہے؟''

٩۔ دو چیزوں میں خاص و عام کا تعلّق ہو تو خاص بول کر عام مراد ہو سکتا ہے، جیسے: نَاطِقٌ بول کر حَیْوَانٌ مراد ہو۔

١٠۔ عام بول کر خاص مراد لینا، جیسے: مَلَائِکَةٌ بول کر جبرائیل ومیکائیل علیہما السلام مراد ہوں۔

١١۔ دو چیزوں میں اضافت کا تعلّق ہو تو ایک کو حذف کر کے دوسرا اس کی جگہ پر رکھنا، جیسے: ﴿وَاسْئَلِ الْقَرْيَةَ﴾[3] (اس گاؤں سے پوچھو) یعنی گاؤں والوں سے پوچھ لو: وَاسْأَلْ أَهْلَ الْقَرْيَةِ. مضاف کی جگہ مضاف الیہ کو رکھ دیا۔

١٢۔ مضاف الیہ کو حذف کر دینا، جیسے: ضُرِبَ الْغُلَامُ (غلام زید) زید کا غلام پٹا۔

١٣۔ دو چیزوں میں مجاورت (قربت کا تعلّق) ہو ایک کا دوسرے پر اطلاق، جیسے: جَرَی الْمِیْزَابُ (پرنالہ جاری ہوا) یعنی پانی جاری ہوا جو پرنالہ میں ہے۔

١٤۔ دو چیزوں میں اتصال کا تعلّق ہو یعنی جس وصف سے ایک چیز مستقبل میں متصف ہونے والی ہو اس کا فی الحال اطلاق کرنا، جیسے طالب علم کو فاضل کہنا۔

---

[1] بخاری، رقم: ١٨٨٤ [2] غافر: ١٦ [3] یوسف: ٨٢